بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وہابیہ دیوبندیہ کے مختصر عقائد و اباطیل

حضرات اہلِ سنت وجماعت ہوشیار، ہوشیار، عیار وہابیوں اور چالاک دیوبندیوں کے دامِ تزویر سے بچو، اور اپنے دین ومذہب کو محفوظ رکھنے کیلئے اُنکے یہ مختصر عقائدِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ پیشِ نظر رکھو، جو تمہاری واقفیت کیلئے صحیح حوالوں کے ساتھ نقل کئے جاتے ہیں۔ دیوبندی وہابیوں کی گمراہی پر عرب و عجم کے علمائے کرام فتوے دے چکے ہیں، انکے پیچھے نماز جائز نہیں، نہ ان پر مسلمانوں کے احکام دیکھو حسام الحرمین (مطبوعہ اہلسنت وجماعت پریس بریلی)۔ (۱) تقیہ یعنی اپنے مذہب کو چھپانا اور سُنیوں کو مغالطہ دینے کیلئے اپنے آپ کو سُنّی ظاہر کرنا، یہ وہابیہ کے طرزِ عمل سے پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے مثال کے طور پر ملاحظہ فرمایئے، (۱) وہابیہ کی کتاب التابیسات لدفع التصدیقات مطبوعہ عزیز المطابع میرٹھ جسکے صفحہ ۱۲ میں اہلِ سُنّت کو دھوکا دینے کیلئے یہ ظاہر کیا ہے کہ عبد الوہاب نجدی خارجی ہے، باوجودیکہ وہابی اُسکو اچھا سمجھتے ہیں، چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸ میں ہے :- "محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، اُنکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُن کا حنبلی تھا، البتہ اُنکے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور اُنکے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں اُن میں فساد آگیا ہے، اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔" مسلمانوں خود انصاف کر لو کہ دیوبندی اور وہابی میں کیا فرق ہے جبکہ مفتی صاحب نے خود یہ فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سرگروہ علماء دیوبند ہیں۔ (۲) التابیسات کے صفحہ ۲ میں مولود شریف کو جائز و مستحب ظاہر کیا ہے، اور درحقیقت وہابی دیوبندی اسکے منکر ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے :- "سوال مولود شریف اور عرس کہ جسمیں کوئی بات خلاف نہو، جیسے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے

یا نہیں، اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عُرس کرتے تھے یا نہیں۔ **الجواب** عقد مجلسِ مولود اگرچہ اسمیں کوئی امر غیر مشروع نہو، مگر اہتمام وتداعی اسمیں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں" اسی فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵ میں ہے:- "**مسئلہ** محفلِ میلاد میں جسمیں روایاتِ صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایاتِ موضوعہ اور کاذبہ نہوں شریک ہونا کیسا ہے **جواب** ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے" اسی جلد کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے:- "فقط انعقاد مجلسِ مولود ہر حال ناجائز ہے" جلد سوم صفحہ ۱۴۲ میں ہے:- "کسی عُرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عُرس اور مولود درست نہیں" (۳) اسی التابیسات کے صفحہ ۱۰۴ میں قیامِ میلاد شریف کا [illegible] اس قیام کو ناجائز قرار دیا ہے، اور صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ پُرفتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بہ شرطیکہ غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا" **یہاں** یہ ظاہر کرکے سُنّی بنے اور پردہ اٹھا کر حقیقتِ حال دیکھیے تو قیامِ مولود شریف کے پورے دشمن ہیں۔ براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورا صفحہ ۱۴۸ میں لکھتے ہیں:- "الحاصل یہ قیام صورتِ اولیٰ میں بدعت ومنکر اور دوسری صورت میں حرام وفسق اور تیسری صورت میں کفر وشرک، چوتھی صورت میں ابتداعِ ہوا وکبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع وجائز نہیں" آہ بلفظہ اسی صفحہ میں لکھا ہے "کہ عقد مجلس (میلاد شریف) ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اسکی نہیں ہو سکتی" آہ بلفظہ اسی صفحہ میں روحِ اقدس کے تشریف لانے کی نسبت لکھا ہے کہ "یہ عقیدہ محض ابتداعِ ہوا وکیدِ شیطان ہے" آہ بلفظہ اہلِ نظر غور فرمائیں کہ وہابیہ کے عقائد کیا ہیں اور مطلب کے موقع پر انہیں چھپا کر اپنے آپ کو کیسا خالص سُنّی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ چند مثالیں نمونہ کے طور پر پیش کی گئیں، اگر وہابیوں کی ایسی ایسی چالاکیاں جمع کی جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ بہر حال اہلِ انصاف کو انکے تقیہ بازی کا حال معلوم کرنے کیلئے اسقدر کافی ہے۔ (۲) **امکانِ کذب** یعنی خدائے تعالیٰ کے جھوٹ بولنے کو (معاذ اللہ) جائز اور ممکن سمجھنا **عبارت**:- "امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلفِ وعید آیا جائز ہے یا نہیں" (براہینِ قاطعہ مؤلفہ خلیل احمد انبیٹھی صفحہ ۲) اور رشید احمد گنگوہی نے وقوعِ کذبِ باری کے قائل کو ضال اور فاسق وکافر کہنے سے منع کیا اور وقوعِ کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کر دی اسکا مُہری فتویٰ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ قدس سرہ الاقدس کے یہاں موجود ہے اور اسکے فوٹو اکثر علماء اہلسنت کے پاس ہیں۔ (۳) خدائے تعالیٰ کو بھی وہابیہ کے نزدیک غیب کا علم نہیں البتہ جب چاہے تو دریافت کر سکتا ہے

عبارت:۔ "سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے کسی ولی و نبی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو، بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی" (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ مطبوعہ مطبع افتخار دہلی)۔ (۴) زمان و مکان و جہت سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور اسکی رویت بلا جہت و محاذات اثبات (جو مسلمانوں کے اعتقادات میں سے ہے) سب من قبیل بدعات حقیقیہ ہیں۔ **عبارت:۔** "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادتِ صفات، و تاویل متشابہات و اثباتِ رویت بلا جہت محاذات و اثبات جوہر فرد و ابطال ہیولیٰ و صورت و نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام و قول بصدورِ عالم و امثال آں از مباحثِ فن کلام و الٰہیات و فلاسفہ ہم از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحبِ آں اعتقادات مذکورہ را از جنسِ عقائد دینیہ می شمارد" (ایضاح الحق مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۳۵ و ۳۶)۔ اس پر تو وہابیہ دیوبندیہ نے بھی نادانستگی میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی خوب تکفیر و تفسیق و تجہیل و تضلیل کی ہے۔ دیکھو "دیوبندی مولویوں کا ایمان" مطبوعہ مطبع اہلسنت و جماعت بریلی۔

(۵) انکار خاتمیت بمعنی آخریت یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار کرنا اور آیہ کریمہ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے ایک نئے معنی اپنے دل سے تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف تراشنا۔ **عبارت:۔** "عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے" الخ (تحذیر الناس مطبوعہ مطبع مجتبائی ۱۳۰۹ھ صفحہ ۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)۔ اسی مضمون کی دوسری **عبارت:۔** "بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (تحذیر الناس صفحہ ۱۴) اسی مضمون کی تیسری **عبارت:۔** "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" (تحذیر الناس صفحہ ۱۸)

(۶) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثل و نظیر ممکن جاننا۔ **عبارت:۔** "پس قول بامکانِ وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوصِ دیگر و سلب قرآنِ مجید بعد انزال ممکن است" (یکروزی مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مطبوعہ مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۴)۔ **(۷) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بڑا بھائی کہنا۔** **عبارت:۔** "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے" (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰)

دوسری عبارت :- "پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہدیا، وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔" (براہین قاطعہ صفحہ ۳) تیسری عبارت :- "اولیاء انبیاء امام، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی" (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ مطبوعہ مطبع افتخار دہلی)۔ (۸) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عمل کو امت سے کم بتانا۔ عبارت "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اسمیں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں" (تحذیر الناس صفحہ ۵)۔ (۹) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو شیطان کے علم سے کم جاننا۔ عبارت :- "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے" (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) دوسری عبارت :- "اور ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ" (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) (۱۰) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو بچوں اور پاگلوں اور چوپایوں کے علم سے تشبیہ دینا، العیاذ باللہ۔ عبارت :- "پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان مطبوعہ مطبع مجتبائی مصنفہ اشرفعلی تھانوی صفحہ ۷ و ۸)۔ (۱۱) مدرسہ دیوبند کے تعلق سے فخر عالم علیہ السلام کو اردو بولنا آگیا، معاذ اللہ۔ عبارت :- "ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علمائے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہمکو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا" (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)۔ (۱۲) :- "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" بلفظہ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴) ہم تو بڑا مخلوق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی کو جانتے ہیں، اگر وہابیہ بھی انہیں بڑا مخلوق کہتے ہیں، جب تو یہ انبیاء کی کھلی توہین ہے اگر انہیں بڑا مخلوق نہیں کہتے تو کس کو بڑا مانتے ہیں، اس سے انبیاء دوسروں سے چھوٹے ٹھیرینگے، یہ بھی توہین ہے۔ (۱۳) تقویۃ الایمان میں حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ان الفاظ میں افترا کیا ہے۔ عبارت :- "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰)

(۱۴) نماز میں حضرت کی طرف خیال لیجانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے کئی درجہ بدتر ہے (معاذاللہ)۔ **عبارت:-** "وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو کہ جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است" (صراط مستقیم صفحہ ۹۵)۔ **(۱۵) اپنے پیروں کی نسبت وہابیہ کی تعلیاں۔** مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی نے اپنے پیر کی نسبت لکھا ہے کہ "ایکدن اللہ تعالیٰ نے اُن کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ کر امور قدسیہ سے بہت بلند اور نادر چیزیں اُنکے سامنے پیش کیں، اور فرمایا کہ تجھیں میں نے اتنا دیا ہے اور بہت کچھ دونگا"۔ دیکھو (صراط المستقیم مطبوعہ مطبع ضیائی صفحہ ۱۷۵) **مسلمانو!** شفا شریف میں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمنشینی، اُس تک صعود، اُس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو وہ کافر ہے وکذالک ای یکفر من ادعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصاً۔ **(۱۶) اپنے پیر یا اُستاد کو نبی یا رسول یا اُنکا ثانی بتانا اور اُسکے غلام کو کسی رسول کا ثانی کہنا ؎**

زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل شاید ؏ اُٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

(مرثیہ رشید احمد گنگوہی، مصنفہ محمود حسن دیوبندی صفحہ ۶)

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ؏ عُبیدِ سُود کا اُن کے لقب ہے یوسفِ ثانی

(مرثیہ رشید احمد گنگوہی، مصنفہ محمود حسن دیوبندی صفحہ ۱۱)

(۱۷) اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنی خواب اور بیداری کا واقعہ ان لفظوں میں لکھا ہے "کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھسے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اسطرح درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اسکے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری، اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا، لیکن بدستور بیحسی تھی اور اثر ناطاقتی بدستور تھا، لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس

ت کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہوجائے - بایں خیال بندہ
بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرفعلی
حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں
اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بہت سے
وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں - **جواب** اس واقعہ
میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے - ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ
از رسالہ الامداد بابت صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵) **اہل اسلام** اپنے قلوب سے فتویٰ لیں کیا کسی
کامل الایمان کی زبان سے سوتے جاگتے کسی حال میں کلمہ شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
پاک کی جگہ کسی دوسرے کا نام نکل سکتا ہے یا ایسا وہم بھی ہو سکتا ہے، چہ جائیکہ دوسرے کی محبت اعتقاد
غالب ہو کہ بار بار کی کوششوں پر بھی زبان سے حضور کا نام نہ نکلے اور اشرفعلی ہی کا نام خواب میں کیا
بیداری میں نبینا کہکر لیتا جائے اور اس روز ایسا ہی کچھ حال رہے اور حضرت کا نام لینے سے مجبور ہوجائے
اگر خدانہ کرے کسی کی ایسی حالت ہوئی ہو تو یہ سخت قہر الٰہی اور شیطان کا زبردست تسلط تھا، اگر ایسی حالت
میں موت آجاتی تو دنیا سے بے ایمان جاتا والعیاذ باللہ - یہ تو مرید کی حالت تھی مگر پیر اس سے زیادہ
خراب حالت میں ہے مرید نے تو اس کو غلطی بھی خیال کیا اور اسکو دفع کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ غلطی
خوب جمی ہوئی اور قلب میں سرایت کی ہوئی تھی اسلئے وہ مجبور رہا پیر صاحب اسکو غلطی بھی نہیں قرار دیتے
اور اسکے دفع وازالہ کی ہدایت بھی نہیں فرماتے بلکہ اس پر مرید کو پختہ اور مستقل کرنے کیلئے اس حالتِ بد کا
حالتِ محمودہ ہونا اسطرح مرید کی خاطر گزیں کرتے ہیں کہ اسمیں تسلی تھی کہ جسطرف تم رجوع کرتے ہو یعنی اشرفعلی
وہ متبع سنت ہے اس سے اور دوسرے مریدوں کو جرأت دلائی جاتی ہے کہ اشرفعلی کے متبع سنت ہونیکی
تسلی اسطرح ہوتی ہے کہ کلمہ شریف اور درود شریف میں اسکا نام لیا جائے اور اسکو نبی کہا جائے - اب کون مرید
ہے جو پیر کو متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی حاصل کرنا نہیں چاہتا یہ تعلیم ہے کہ سارے مرید اسطرح کہا کریں
اسلئے اس واقعہ اور جواب کو اپنے یہاں چھاپ کر مشتہر کیا تاکہ اور مرید اس راستہ پر آدیں) -
مسلمانو! آنکھیں کھولو، بیدار ہو، رہزنوں کو پہچانو اپنے ایمان کو بچاؤ وہابیہ دیوبندیہ
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کر رہے ہیں اور اپنے آپ رسول بننا چاہتے ہیں - اب انکی

گمراہی اور بے دینی میں کیا کسر رہ گئی صرف اتنا اور باقی ہے کہ کلمہ شریف میں اللہ کے نام پاک کی جگہ خواب و بیداری میں اشرفعلی کا نام لیا جائے۔ اور جواب میں کہدے کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جسطرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط

(۱۸) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں گستاخی اور اہلبیت نبوت و رسالت کی سخت شنیع توہین۔ **عبارت** :- "ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انھوں نے مجھ سے کہا۔ میرا (اشرفعلی) کا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا (کہ کم سن عورت اسکے ہاتھ آئیگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے" منقول از رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ **مسلمانو!** ہزار افسوس بے شمار افسوس اس چودھویں صدی کے حکیم امت کو حضرت ام المومنین صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاس ادب اور عظمت و احترام بھی نہ رہا۔ بے غیرت سے بے غیرت آدمی بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر یہ تعبیر کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ اسکی ایسی ہی کمسن و سال کی مرغوبہ سے شادی ہو جائیگی، ماں کے آنے کو جورو ملنے سے کوئی جاہل بھی تعبیر نہ کریگا مولوی اشرفعلی کی غیرت وحمیت اس درجہ پر پہونچ گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غبار پائے ناقہ پاک پر ہماری ماؤں کی جانیں قربان۔ اللہ شرم دے، ایمان دے۔

(۱۹) تذکرۃ الرشید مصدقہ خلیل احمد انبیٹھی میں حاجی امداد اللہ صاحب کے سر ایک خواب تھوپا ہے جس سے وہابیہ کی باطنی حالت نظر آتی ہے۔ **عبارت** :- "ایکدن اعلیٰحضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاوے اسکے مہمان علماء ہیں (یعنی دیوبندی) اسکے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا" تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۴۷۶ **مسلمانو!** دیکھا یہ ہے وہابیہ کے قلوب میں حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت پیر کو بڑھانے اور اپنے واجب التعظیم ثابت کرنے کیلئے کیا کیا خواب تراشے جاتے ہیں۔

(۲۰) چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کئے ہیں لاریب یہ امر زبون ہے" آھ بلفظہ (سبیل الرشاد رشید احمد گنگوہی)۔

(۲۱) وہابیہ کے نزدیک دنیا میں کوئی مومن باقی نہیں رہا سب بے ایمان اور کافر ہیں۔ **عبارت** :- "پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دل میں رائی کے دانہ بھر ایمان ہوگا، سو رہجاوینگے وہی لوگ جنمیں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاوینگے باپ دادوں کے دین پر" (اسی بیان میں چند سطر بعد لکھتے ہیں) "سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴)۔

(۲۲) تمام نذر و نیاز اور منتیں کرنے والے اور انبیاء و اولیاء کو اپنا شفیع سمجھنے والے وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک ابوجہل کے برابر مشرک ہیں۔ **عبارت** :- "پکارنا اور منتیں ماننی اور

ہدایت ہونے کا بھی لحاظ نہ کیا جائے بلکہ یہاں تک نوبت پہنچے کہ خدا پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو اسکی طرف التفات بھی نہ کیا جائے
[illegible]

نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا (بت پرستوں کا) کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے" آھ بلفظہ (تقویۃ الایمان صفحہ ۸)

(۲۳) وہابیہ کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بیحواس کہنا اور یہ کہنا کہ بیحواسی کی وجہ سے احکام الٰہی آدانکی سمجھ میں نہیں آتے اور خوف و دہشت کی وجہ سے دوبارہ دریافت نہیں کر سکتے، آپس میں کمیٹی کرکے آمنا و صدقنا کر لیتے ہیں، تو قرآن پاک آپس کی باتیں رہیں، کلام الٰہی ہونے کا تو انکار ہو گیا - یہ ہے وہابیہ کا ایمان۔ **عبارت**
"اُسکے دربار میں انکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم دیتا ہے، یہ سب رعب میں آکر بیحواس ہو جاتے ہیں، اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اُس بات کی تحقیق اُس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اُس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے آمنا و صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے" (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰)

(۲۴) علماء دیوبند کی ترجیح اور علماء مکہ کی توہین۔ **عبارت** :- "علماء دیوبند کا حال جو کچھ ہے وہ سب روشن ہے، اور کچھ دور نہیں، جس مسلمان منصف کا دل چاہے بچشم خود دیکھ لے کہ ظاہر لباس و ہیئت موافق شرع کے رکھتے ہیں اور نماز کو بجماعت بخوبی ادا کرتے ہیں، امر بالمعروف میں بشرط قدرت کوتاہی نہیں کرتے اور تحریر فتوے میں رعایت غنی فقیر کی نہیں، حق جواب دیتے ہیں اور جو انکو کوئی متنبہ کسی خطا پر کر دیوے تو بشرط صحت کے قبول سے دریغ نہیں، بسر و چشم معترف ہوتے ہیں۔ یہ سب اوصاف واضح ہیں جسکا دل چاہے دیکھ لیوے، امتحان کر لیوے اور یہی قبولیت عند اللہ تعالیٰ کا نشان ہے اور علماء مکہ معظمہ کا حال جس نے عقل و علم کے ساتھ دیکھا وہ خوب جانتا ہے، جو نہیں گیا وہ ثقات کے بیان سے مثل مشاہدہ کے جانتا ہے، اور اکثر وہاں کے علماء نہ کہ سب کیونکہ اکثر وہاں متقی بھی ہیں اس حالت میں ہیں کہ لباس اُن کا خلاف شرع اسبال آستین اور دامن کا جبہ و قمیص میں کرتے ہیں، ریش اکثروں کی قبضہ سے کم، نماز میں بے احتیاطی، امر بالمعروف کا باوصف قدرت کے نام و نشان نہیں۔ اکثر انگوٹھی چھلے غیر مشروع ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں۔ قطع صفوف شائع ہے۔ فتویٰ ایسی ہیں کچھ دیکر جو چاہو لکھوا لو، اگر اُن کے عصیان سے کوئی مطلع کر دیوے تو مارنے کو موجود ہو جاویں اور خود شیخ العلماء نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمت اللہ کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں، اور بغدادی رافضی سے کچھ روپیہ لیکر ابو طالب کو مومن لکھ دیا خلاف روایات صحاح احادیث کے" آھ بلفظہ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۸ و ۱۹)

نوٹ :- نمونہ کے طور پر وہابیہ کی یہ چند خرافات لکھی گئیں، تاکہ مسلمان ان سے پرہیز کریں اور اپنے دین و مذہب کو محفوظ رکھیں ہر ایک حوالہ صحیح ہے۔ اگر

کوئی حوالہ غلط ثابت کر دے تو فی غلطی سو روپیہ نقد انعام